حافظ محمد ابراہیم فانی

جہادِ افغانستان اور حقانی شہداء

مولانا اصلاح الدین حقانی شہید

صرف سامراج کے خلاف افغانستان کے سرفروش اور کفن بردوش مجاہدین بالخصوص حقانی فضلاء اپنے مقدس خون سے تاریخ عزیمت کا ایک اہم باب رقم کر رہے ہیں۔ چند حقانی شہداء کا الحق کے گزشتہ شماروں میں تذکرہ آچکا ہے اب ایک اور فرزند دارالعلوم حقانیہ جنہوں نے افغانستان کی پاک سرزمین اور کمیونزم شکن کے دلیس پر اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا ارمان لئے ہوئے اس قافلۂ حریت اور کاروانِ کشتگان عشق کی صف میں شامل ہوا جس کے خون نے کمیونزم کے سمندر کو منجمد کر دیا ہے اور جن کی سرفروشی کے تذکرے سے دنیا کے ایوانوں پر لرزہ طاری ہے ؎

اے شہید ملک و ملت میں ترے اوپر نثار تیری قربانی کا چرچا غیر کی محفل میں ہے

شہداء [illegible] کی صف میں باندازِ خرام شرکت کرنے والا یہ مجاہد ہمارا ساتھی مولانا اصلاح الدین حقانی ہیں جن کے ایمانی جذبے نے الحادی گماشتوں کو پے بہ پے شکست دی ہیں اور مختلف محاذوں پر اپنے ساتھی مجاہدین [illegible] کا مقابلہ کیا ان کا ناک میں دم کر دیا۔ اور فتح و نصرت ان کے قدم چومتی رہی۔ اللہ کے ان بندوں کی یہ کاوشیں [illegible] اور تکالیف اعلاء کلمۃ الحق کے لئے بار آور ثابت ہوئیں۔ اور ان کو خلعت شہادت [illegible] سال کی عمر میں اپنے وطن اور ناموس الٰہی پر جان جان آفرین کے سپرد کی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ؎

[illegible] گر بقیمت جان [illegible] رسیدہ باشد

مولانا اصلاح الدین حقانی شہید افغانستان کے صوبہ [illegible] تحصیل [illegible] کے قریب میاں خاکس گاؤں میں ملا محمد مبین خان کے ہاں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم علاقائی مدارس میں حاصل کی۔ اس کے بعد آپ پاکستان تشریف لائے اور رستم [illegible] کی تعلیم حاصل کی [illegible] ——— دارالعلوم حقانیہ میں دورۂ موقوف علیہ کے

نوٹ: مراسلہ نگار حضرات افغانستان کی تاریخ (یعنی افغان تقویم کیلنڈر) کے ساتھ ساتھ سن ہجری بھی لکھا کریں۔

لئے داخلہ لیا۔ دورہ حدیث شریف سے ۱۳۹۹ھ میں فارغ ہوئے۔ فراغت کے بعد آپ افغانستان تشریف لے گئے اور حکومت ترہ کئی کے خلاف ملک میں کام شروع کیا۔

۱۴۰۱ھ کو جب آپ حصول سند کے لئے دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے تو راقم کے ساتھ دوران گفتگو یہ انکشاف کیا کہ "جب میں یہاں سے فارغ ہوا تو افغانستان چلا گیا۔ اور وہاں حکومت کے خلاف جہاد میں شریک ہو گیا۔ جب مسلح مزاحمت شروع ہوئی تو میں بھی روسی الحاد کے خلاف نبرد آزما ہوا۔ بعد ازاں ہمارے چند ساتھیوں کی گرفتاری عمل میں آئی۔ جن میں میں بھی شریک تھا۔ اور ہم سب کابل کے رسوائے زمانہ جیل مرنگ میں دھکیل دئے گئے۔ وہاں ہمیں وحشتناک اور وحشت انگیز تکالیف پہنچائی گئیں۔ ہمارے چند ساتھی تو یہ صعوبتیں برداشت نہ کر سکے اور جام شہادت سے سرفراز ہوئے۔ مجھے بھی بہت مارا پیٹا اور بجلی کے کرنٹ تک لگائے گئے حتیٰ کہ میرا ایک ہاتھ بے حس و حرکت اور ناکارہ کر دیا گیا۔ مگر اب اللہ کے فضل و کرم سے میرا یہ ہاتھ ٹھیک ہے۔ اور بندہ کو پیٹ پر وہ نشانات دکھائے جو کابل جیل میں اذیتوں کے دوران زخم ہوئے تھے۔ جیل کے حکام مجھ سے خفیہ راز معلوم کرتے۔ مگر میں خاموش رہتا اور انکار کرتا۔ جب انہیں یقین ہو گیا کہ یہ ہمارا مخالف نہیں تو مجھے رہا کر دیا۔

حرکت انقلاب اسلامی افغانستان کے جبہہ علینگار میں بحیثیت عمومی کپتان کے آپ کی خدمات سپرد کی گئیں ولایت لغمان پر جب روسیوں کا ایک بڑا حملہ ہوا جن میں ٹینک بکثرت تھے آور ہوا تو مولوی اصلاح الدین شہید اور ان کا دست راست محمد انور اپنے گروپ سمیت مقابلہ کے لیے نکلے تو متواتر گیارہ گھنٹے تک یہ مقابلہ جاری رہا۔ نتیجۃً دشمن کے چار ٹینک تباہ ہوئے اور سات روسی جن میں تین افسران اعلیٰ بھی تھے جہنم رسید ہوئے۔ اور بہت سا اسلحہ مجاہدین کے ہاتھ آیا۔

تحصیل علی شنگ میں روسیوں کا ایک بہت بڑا حملہ پسپا کر دیا گیا۔ نتیجہ میں تیرہ ٹینک راکٹ لینچر کے ذریعے تباہ ہوئے۔ اکانوے روسی بھی مردار ہوئے۔ اور بیس افراد افغان فوجی کلاشنکوف بمعہ اسلحہ مجاہدین کے آگے ہتھیار ڈال دئے ۔۔۔ اسی طرح اور بھی اس شہید کے مجاہدانہ کارنامے ہیں۔

افغان تقویم کے مطابق آپ میزان کی سات تاریخ ۱۳۶۰ خروٹی کے مقام پر مطابق ۲۹ ستمبر ۱۹۸۱ء کو شہید کر دئے گئے ع

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را